رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ط

ظلمتیں کافور ہو جائینگی الفضل دیکھنا | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی الفضل اتی چہرے کے پرستار میں ہوں

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل
قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداروں کے چار روپے
چندہ غیر ممالک سے سات روپے

الفضل

Digtized by Khilafat Library

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی)

جلد ۲ | ۸ جون سنہ ۱۹۱۵ع (بروز سہ شنبہ) مطابق ۲۳ رجب ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۵

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو حلق میں ریزش کی کسی قدر شکایت ہے۔

۲۔ سالگرہ ملک معظم کی تقریب پر مدرسہ احمدیہ و مدرسہ انگریزی میں تعطیل کی گئی ۔

۳۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب ترقی اسلام و صدر انجمن کے چندے کے لئے دورہ پر ہیں (ب) جناب نواب صاحب کوٹلہ سے واپس تشریف لائے۔ صدر انجمن کا اجلاس ہو چکا ۔

۴۔ کئی معزز مہمان تشریف فرما ہیں۔ ازانجملہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب سیالکوٹ۔ سید حبیب اللہ شاہ صاحب (جو ڈاکٹری کا امتحان دیکر آئے ہیں) مکرم میر افضل صاحب ۔ مستری موسیٰ لاہور

تصحیح۔ پچھلے اخبار نمبر ۱۴۹ میں صفحہ ۲ پر آیت غلط چھپی ہے صحیح یوں ہے۔ قوم ناتی السماء بدخان مبین۔ مشیر ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کی رقم پڑھنی چاہیئے۔ اسکے علاوہ بھی کچھ غلطیاں ہیں۔

اخبار احمدیہ

۱۔ ایک دوست کو لکھا کہ بچوں پر سایہ وغیرہ (آسیب) لوگوں نے بنا یا ہوا ہے کوئی بات نہیں ۔

۲۔ سید طفیل محمد ٹھواری نہر چک ۱۳۱ چک ۳۳ میں سائیں مولا بخش کے پاس پہونچے۔ وہ احمدی ہیں۔ خلافت ثانی کی خبر دی۔ سائیں صاحب نے مع گھر والوں کے بیعت کی درخواست بھیجی۔ ۱۸ کس ہیں الیہم زد فزد۔ چندہ بھی باقاعدہ دینگے ۔

۳۔ سب اوور سیر رسول بخش صاحب لکھتے ہیں اعجازی طور پر حضور کی دعا قبول ہوئی۔ اور ایک ایسی کامیابی ہوئی۔ جو انسانی قیاس سے بیرون ہے ۔

۴۔ برادر محمد تقی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ہم تبلیغی جلسہ کا اہتمام کر رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا مسیح تو ہیں ہتھکڑیاں نہ پہنا میں تو کتنا اچھا عہدہ دار تھا۔ ہمنے اللہ کے بھروسہ پر جلسہ وعظ کیا یہ اعلان بھی کیا کہ حیات مسیح کی ایک آیت پیش کر کے حیات ثابت کرنے پر پچاس روپے انعام دینگے۔ مگر کوئی مدعی نہ اٹھا۔ مسیح شخص جو ہمیں ہتھکڑیاں ڈلوانا چاہتا تھا۔ طاعون میں مبتلا ہو گیا اور مر گیا ۔

۵۔ برادر مہر الدین صاحب لکھتے ہیں کہ حشمت بی بی بنت نظام الدین ترکھان موضع ننکار ماچھیاں سخت مرض میں مبتلا ہے۔ تمام جماعت احمدیہ اس کی صحت کے لئے دعا فرماوے

۶۔ شیخ قدرت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت (نام نہیں پڑھا گیا) کی والدہ کا انتقال ہو گیا جنازہ غائب پڑھا جاوے ۔

۷۔ منشی محمد حسین پنجابی (۲) بابو محمد غنی صاحب (۳) جناب اے کو ہاکٹی برہماسے دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں ۔

۸۔ شملہ میں مولوی عمر الدین صاحب کے ساتھ پیغامیوں کی بحث

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

(۹) برادر علی بہادر صاحب ایبٹ آباد سے لکھتے ہیں:۔
پولیس ٹریننگ سکول کے ایک سٹوڈنٹ بیان کرتے ہیں: جب بہت سے
وسیمی اور یورپین افسروں کے روبرو امتحان شاہدہ دے رہا تھا
ایک صاحب نے سوال کیا کہ فلاں شہر یہاں سے کتنی دور ہے میں اس سے
بالکل ناواقف تھا۔ حضرت مرزا صاحب کے تصور میں آنکھیں بند کیں تو
ایک شفاف کاغذ پر سنہری حروف میں ۱۵ کا ہندسہ لکھا ہوا
دیکھا۔ اسطرح سوال کا جواب دے کر ایمان قوی ہوا اور خدا کا شکر
بجا لایا۔ علاوہ ایک غیر احمدی پر ابھی ایک مقدمہ جعلسازی پر ہو گیا
تھا۔ اس نے مسیح موعود علیہ السلام کو سچا خیال کر کے دعا رب کل شیئ
خادمک۔ پڑھنی شروع کی۔ کہ آزاد ہو گیا۔ خدا کا شکر ادا کر کے
اور چندہ پیش کرتا ہے ۔

(۱۰) ایک دوست بمبئی سے لکھتے ہیں کہ یہاں جمعہ کا کوئی انتظام
نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی سعید الفطرت کو ہمت دے ۔

(۱۱) منشی فرزند علی صاحب لکھتے ہیں۔ اس سال کے نتیجہ امتحان
انٹرنس میں اب حضور کی دعاؤں کا بہت کچھ دخل ہے حضور کے
خادم بھی یہی دعا کرتے رہے ہیں۔ کہ یا الٰہی نتیجہ ایسا نکلے۔ جو اولی
الابصار کیلئے موجب عبرت ہو۔ اور منکرین خلافت کو واضح
ہو جائے کہ ان کی علیحدگی سے حضرت اقدس مسیح موعود کے قائم کردہ
تعلیم گاہ کو ذرہ بھر کوئی نقصان نہ ہوا۔ بلکہ حالت بہتر ہو گئی۔ فالحمد للّٰہ ذالک

(۱۲) جمال الدین صاحب ڈاکخانہ شوپیاں سے لکھتے ہیں
آجکل کشمیر میں طاعون کا زور ہے۔ شوپیاں میں بھی۔ اللہ تعالیٰ
اپنا فضل کرے۔ کشمیر والے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ
رَسُولًا پر غور کریں۔

(۱۳) برادر فضل احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ پیراں شاہ
میں ڈاکٹر عبدالغفار نے بیعت کر لی۔ دوسرے ڈاکٹر صاحب بھی قریب ہیں۔

(۱۴) سید بشارت احمد صاحب ۔ ۲۰ مئی اطلاع دیتے
ہیں ہفتہ کے روز مچھلی بندر پہنچے۔ ڈھائی تین گھنٹے مفتی صاحب
حافظ صاحب نے تقریر کی۔ یہاں کے شرفا بھی حاضر رہے
اثر کافی ہوا۔

(۱۵) برادر نور الٰہی صاحب اعلان دیتے ہیں۔ ایک مولوی
کو لفظ توفّی کے معنے موت نہ ہونے پر ایک ہزار انعام کا
وعدہ دیا۔ مگر وہ کچھ جواب نہ دے سکا۔

(۱۶) حافظ غلام رسول صاحب کو خدا جزائے خیر دے
کہ حضرت خلیفہ ثانی کا حکم پہنچتے ہی جہلم سے چل پڑے۔ گاڑی
نہ ملی پیدل ساری رات چلکر تہال (دکھاریاں) پہنچے۔ اور وہاں
تین دن ٹھہرے۔ آٹھ آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔
فہرست اپنے موقعہ پر چھپے گی۔

(۱۷) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بریت۔ ۱۶ مئی ۱۹۱۵ء کے پیغام صلح میں ایک پیچ پیچ
کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بہت سے
بزرگوں پر دل کھول کے اتہام لگائے گئے ہیں اور امید ہے
کہ وہ تمام بزرگ ان اتہاموں سے اپنے آپ کو بری الذمہ ثابت
کرینگے۔ اور اسمیں ایک سخت جھوٹا بہتان مجھ پر بھی باندھا گیا ہے
جو کہ سخت غلط اور قبلہ سید حامد شاہ صاحب کی طرف سے
احمدی جماعت کو بدگمان کرنے کے لئے باندھا گیا ہے اسلئے
میرا حق ہے کہ میں اس بہتان کی تردید کروں۔ اور پیغام صلح کی
اس غلط بیانی کو عوام الناس میں مشتہر کر کے قبلہ سید صاحب
کو اور اپنے آپکو اس بدگمانی سے بچاؤں۔ چونکہ اخبار مذکور
حضور کے ملاحظہ سے گزرا ہوگا۔ اسلئے مفصل لکھنے کی چنداں
ضرورت نہیں ہے۔ صرف وہ حصہ جو میری ذات کے ساتھ
منسوب کیا گیا ہے اسکا اظہار کرنا ضروری ہے اور وہ صرف
اس قدر ہے کہ قبلہ سید حامد شاہ صاحب نے اپنی لڑکی کا عقد
ایک غیر احمدی لڑکے سے کیا ہے۔ اور ساتھ ہی مجھے کافر کے
لقب سے ملقب کیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور چونکہ میرے
پاس وہ خط جو کہ بیعت کرنے کے وقت میں نے حضور اقدس
کی خدمت میں ارسال کیا تھا اور حضور کا جواب جو مجھے ملا
تھا۔ وہ ہر دو خط میرے پاس موجود ہیں۔ اور ان دونوں کی
نقل ذیل میں درج کئے دیتا ہوں۔ اور التجا کرتا ہوں۔ کہ
حضور ان ہر دو خطوط کو اخبار الفضل میں شائع کرا دیویں اور
حضور مجھے ہر وقت اپنے خادمان میں سے تصور کریں۔ اور دعا
کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ راہ راست پر چلاوے اور ان
لوگوں پر بھی اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ جنہوں نے جھوٹے بہتان
باندھنے کا رویہ اختیار کر لیا ہے۔ والسلام۔

حضور کا دعا گو محمد اکرم ولد سید اکبر علی بازار
چوڑیگران۔ شہر سیالکوٹ۔

اگر حضور اجازت دیں تو میں ان پر قانونی
چارہ جوئی کروں۔

نقل خط جو کہ بوقت بیعت میں نے حضور کی خدمت میں ارسال کیا تھا

۷۸۶

از سیالکوٹ — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۴ء — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں بلحاظ اس تعلق قریبی کے
جو مجھے میرے بزرگوار سید حامد شاہ صاحب سے ہے میں حضور کی خلافت
کے دامن کے ساتھ بھی تعلق قائم کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اس تعلق
کے قائم کرنے کا خیال زیادہ تر اسواسطے ہوا ہے کہ مجھے دینداری کی
زندگی بسر کرنے میں تساہل و تغافل ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ
حضور کی روحانیت اس بارہ میں میری دستگیر ہو۔ اور اللہ
تعالیٰ جناب کی دعاؤں سے مجھ کو یہ نعمت عطا کرے مجھے خادم
درگاہ میں شامل کیا جائے۔ اور مندرجہ ذیل پتہ پر مجھے اطلاع دیجاوے
خاکسار محمد اکرم ولد سید اکبر علی مہتمم شفاخانہ حکیم میر حسام الدین
صاحب مرحوم۔

جو حضور کی طرف سے مجھے جواب ملا تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا محبت نامہ آیا حضرت
خلیفۃ المہدی نے آپ کی درخواست بیعت منظور رکی۔ اور
دعا کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ استقامت رہے
آمین۔ حضرت فرماتے ہیں کہ دعا کرتے رہیں۔ والسلام

از قادیان — افتخار احمد
۲۱ مئی ۱۹۱۴ء

توبہ نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت شریف جناب میاں صاحب خلیفۃ المسیح۔ السلام علیکم
جو مضمون میں نے پیغام صلح میں آپ کے خلاف شائع کیا تھا اسکو میں واپس لیتا ہوں اور
کامل تحقیق کے بعد آپکو حق پر سمجھتا ہوں میری بیعت کو آپ قبول فرماویں اور آج سے میں
اقرار کرتا ہوں کہ آپ کے خلاف کبھی کوئی مضمون جس پر کسی قسم کا کوئی اعتراض عائد ہو سکتا
ہو بجائے اسکے کہ اخبار پیغام صلح میں دیا جاوے براہ راست آپ سے اپنی تحریری تسلی
کے دریافت کرونگا۔ آج سے توبہ خدا کو حاضر ناظر جانکر بغیر کسی قسم کے لالچ یا دباؤ
کے استدعا کرتا ہوں کہ آپ مجھے جو قصور ہوا ہے معاف فرمائیں۔ جیسا کہ
آپ نے حقیقۃ النبوۃ میں بھی آپ نے توبہ کے متعلق لکھا ہے۔ اور میرے لئے دعا فرماویں۔ آپکا تابعدار شیخ محمد احمد گلی بازار رسچیاں۔ متانی محلہ۔ لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ رجون ۱۵ء

مسلمانوں کی جہالت اسکے اسباب و علاج

ضلع مظفر گڑھ کی ڈکیتیوں نے جس دل ہلا دینے والی اور کپکپی پیدا کرنے والی جہالت کا نظارہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ اپنی جگہ سخت درد ناک بھیانک اور افسوسناک ہے۔ اور اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ بدقسمت قوم اب اوس مقدس مذہب کی تعلیم سے اس قدر دُور ہے جس قدر زمانہ جاہلیت کے عرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تہذیب تمدن سے دُور تھے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تمام دنیا ظہر الفساد فی البر والبحر کی مصداق تھی۔ اور حضور کی بعثت کے بعد اصلاح کا کام شروع ہوا۔ اور اُس سایہ دار و ثمر دار درخت کا بیج زمین عرب میں بو دیا گیا جس نے ایکدن بڑھکر کل دنیا کو اپنے ظل عاطفت میں جگہ دی۔ یا یوں کہو کہ وہ چاند طلوع ہوا جس نے بدر کامل بنکر تاریک دنیا کو منور کیا۔ اور جہالت کی ارواح خبیثہ کو اپنے شعلان شعاع سے ہلاک کیا۔ مگر یہ مقدر تھا کہ اوس شمع ہدایت سے بُعد ہو جانے اور استلاء زمانہ اور شامت اعمال کے باعث نور اسلام سے فیض یافتہ لوگ پھر جہالت کے تاریک و تار گڑھے میں گر جائیں۔ اور ان کی صورتیں ایسی مسخ ہو جائیں۔ کہ اونکی پہچان بھی مشکل ہو۔ چنانچہ یہی حالت آج مسلمانوں کی ہے۔

اگر کسی شخص کے لیے یہ ممکن ہوتا کہ وہ دنیا کے کسی ایسے بلند پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہو سکے۔ جہاں سے اسلامی دنیا کا نہایت عمدگی سے نظارہ ہو سکے۔ تو وہ دیکھتا کہ مشرق بعیدہ میں دیوار چین کے اندر ایک قوم رہتی ہے جو گو اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرتی ہے لیکن اونکے افعال پر نظر ڈالی جائے اور اونکے بعض افراد کا بلا تکلف سوئر کے گوشت اور مکروہ اشیاء کا استعمال کرنا ملاحظہ کیا جائے تو خود ان کے دستور العمل سے اون کے دعوے کی تکذیب ہوتی ہے۔ پھر وہ دیکھتا کہ مشرق بعیدہ کے بحر اعظم میں ستاروں اور بالوں کے جھنڈ سے تھلے ایک جزائر کا مجموعہ الموسوم بہ فلپائن ہے اسکے باشندے مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر اسلام سے صرف اس قدر واقف ہیں کہ جب اون کے سامنے اللہ کا نام لیا جائے تو اونکے چہرہ پر ایک گونہ بشاشت سی آجاتی ہے اور اس مجمع الجزائر کے قرب و جوار میں رہنے والے اور مسلمان کہلانے والے اہل جزائر کی بیشتر تعداد ان کے ہم رنگ ہے ✦

اسکے بعد اگر یہ سیاح آنکھ جزیرہ نمائے ملایا کے سنگلاخ میدان کی آبادی پر ایک نظر ڈالتی تو اسے معلوم ہوتا کہ یہاں بھی مسلمان کہلانے والے آباد ہیں۔ مگر اون کا شغل مرغ لڑانا اور بیہودگی و وحشت کے تمام افعال ناشائستہ کا ارتکاب کرنا ہے۔ ملایا کے بعد بحری سفر کرنے والی متلاشی آنکھ کو اگر جاوا سے گزر کر راون کے جزیرہ (لنکا) اور مریخ کی زمین (ماریشس) سے دو چار ہونا پڑتا تو وہ دیکھتی کہ اسلام کے نام لیوا پیر پرستی۔ قبر پرستی۔ زر پرستی۔ اور اوہام پرستی میں مبتلا ہیں۔ اون کا اسلام محض مولود خوانی اور قصہ گوئی ہے۔

ان جزائر کی حالت کا درد انگیز منظر ملاحظہ کرنے کے بعد بلندی پر کھڑا ہونے والا انسان اگر مغربی دنیا کے وسیع قطعات کی سیر کرتا۔ اور اون ممالک پر نظر ڈالتا۔ جہاں آج بھی برائے نام اسلامی سیادت ہے۔ اور جہاں اسلامی زبان کا تا حال رواج ہے اور جہاں اماکن مقدسہ کے علاوہ بغداد۔ دمشق۔ قیروان کے کھنڈرات موجود ہیں۔ تو اوسکی روح بھی ان ملکوں کی حالت دیکھکر اور پریشان ہوتا اور زخم خوردہ قلب پر اور گہرے زخم لگ جاتے۔ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا کہ مدعیان اسلام آج اسلام سے اسی قدر دور ہیں جس قدر یہودی حضرت موسے علیہ السلام کے دین سے اور مسیحی حضرت عیسے علیہ السلام کی تعلیم سے۔ ان درد انگیز۔ رقت خیز اور دلگداز مناظر کا ملاحظہ کرنیکے بعد جب تھکی ہوئی متلاشی آنکھ گنگا سندھ اور برہمپتر کی وادیوں۔ ہمالہ کے دامن اور پانچ دریاؤں کی سرزمین کے حالات کا مشاہدہ کرتی تو اوس سے بے اختیار آنسو نکل پڑتے۔ اور دیکھتی کہ کہیں اشاذبح کرنے کے لیے مفصلہ ذیل تکبیر پڑھی جاتی ہے گول گنبد تر تتہ اوکی چو کھنٹ نہ اسکا در۔ اللہ اکبر اور کسی جگہ مولوی صاحب چھری پڑھ کر دے آئے ہیں اور ان کے پیرو سال بھر تک اسی چھری سے ذبح کرنے کا کام کرتے رہتے ہیں کہیں شکیزہ میں مولوی صاحب نے نکاح بند کر دیا ہے۔ اور اوس شکیزہ کی ہوا۔ دولہا دولہن کے منہ میں پھونکے جانے سے نکاح ہو گیا ہے کسی جگہ ایک افغان بہادر کا فر ہندو کو مسلمان کرنے کے لیے تلوار مارتے ہیں۔ ہندو کلمہ پوچھتا ہے تو اسلام کا شیدائی اس سے خود ناواقف ہے کسی مقام پر ایک فقیر سائیں وعظ کر رہے ہیں کہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اون کے مریدین نماز کے قائلین کے ساتھ مصروف بحث ہیں وغیرہ وغیرہ

اسوقت جبکہ اس آنکھ سے آنسو نکلتے اور صاحب چشم کے دل پر درد سے دعا نکلتی تو اوسے سیاہ بادلوں کے پیچھے نیلگوں صاف آسمان کی جھلک دکھائی پڑتی۔ اور گھنی تاریک گھٹا میں سے روشن بجلی کی چمک نظر آتی اور وہ دیکھتا کہ دمشق سے عین مشرق کیطرف ہمالہ کے دامن میں کدعہ نام مقدس مقام پر مطلع خورشید کی مانند روشنی کی نورانی شعاعیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور وہ روشنیاں نور کے مشابہ ہیں جو رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت نمودار ہو کر صحابہ کرام کے زمانہ میں خصوصاً خلیفہ ثانی کے وقت دنیا کے بیشتر حصہ میں پہنچکر جہالت کی تاریکی کو دور کرنے کا باعث ہوئیں۔ ایسی حالت میں اس غمزدہ قلب کو تسکین اوس زخم خوردہ دل کو راحت ہوتی اور پکارتا ؎

بل بے طلاع بنے کہ گیر ظلمت بہ نیر ✦ مطلع نور رضائے آسمان نزدیک ہے

غرض آج مسلمان کہلانے والے لوگوں کی حالت ہر جگہ خراب ہے۔ وہ نور کی بجائے ظلمت کے فرزند ہو رہے ہیں اور مسلمان کی بجائے یہودی ہیں علماء میں وہ شرک میں مبتلا۔ جہلا ہیں وہ جہالت میں گرفتار۔ یہ کیوں ہوا؟ اسکا سبب خود مرض کی شناخت کرنیوالے ڈاکٹر کی زبان سے سنیے ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا	کہ جب تعلیم قرآن کو بھلایا
رسول حق کو مٹی میں سلایا	مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کرکے پھل ویسا ہی پایا	اہانت نے اونہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا	کہ سوچو عزت خیر الرسل را

ہمیں یہ راہ خدا نے خود دکھادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس مرض کا علاج کیا ہے؟ وہ بھی خود ڈاکٹر کے تجویز کردہ نسخے ملاحظہ ہو فرمایا ؎

مسیح وقت اب دنیا میں آیا	خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا	صحابہ سے ملا جب مجھکو پایا
وہی مے اونکو ساقی نے پلادی	فسبحان الذی اخزی الاعادی

[illegible]

پادری جوالا سنگھ صاحب سے ہمارے مطالبات

گزشتہ اتوار میں پادری صاحبان نے اپنے مختلف لیکچروں میں اس بات پر زور دیا تہا کہ مسیح نے عظیم الشان معجزے دکھائے اور جو کہ وہ معجزے بشری طاقت سے بالاتر تھے اس سے معلوم ہوا کہ مسیح محض انسان نہ تھا بلکہ خدا بھی تہا۔ پادری صاحبان کے اس استدلال پر ہمنے چار جرحیں کیں جو درج ذیل ہیں۔

پہلی جرح پادری صاحبان اگر محض معجزے دکھانا ہی الوہیت کی علامت سمجھی جاوے تو پھر تمام انبیاء خدا کہلانے کے مستحق ہیں اور کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ موسیٰ الیسع وغیرہ کو خدا نہیں سمجھتے جنھوں نے کہ آپکے مسیح سے بڑھکر کرامتیں دکھائیں اسکی تفصیل سنیئے۔

(الف) مسیح کا سب سے بڑا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا ہے مگر اسمیں مسیح کی خصوصیت نہیں مسیح کے علاوہ اور انبیاء سے بھی یہ کرامت صادر ہوئی ہے حوالے دیکئے۔

(۱) الیسع نے مردے زندہ کئے۔ سلاطین دوسرا ۴ باب آیت ۳۵۔

(۲) حزقیل نے ہزاروں پرانے مردے زندہ کئے۔ حزقیل ۳۷ باب آیت ۱۰۔

(۳) ایلیا نے مردے زندہ کئے۔ سلاطین پہلا ۱۷ باب آیت ۲۲

(۴) الیسع کی لاش نے مردہ زندہ کیا۔ سلاطین

ناظرین خود انصاف فرما سکتے ہیں کہ اگر مسیح بسبب مردے زندہ کرنے کے خدا ہو سکتا ہے تو الیسع حزقیل اور ایلیا وغیرہم جنھوں نے ہزاروں مردے زندہ کئے کیوں نہ خدا سمجھے جاویں لیکن عیسائی انکو محض انسان ہی سمجھتے ہیں۔

(ب) دوسرا معجزہ بیماروں کا اچھا کرنا ہے لیکن اس میں بھی اور انبیاء مسیح کے شریک ہیں۔

(۱) الیسع نے نعمان سپہ سالار کو جو کوڑھی تہا اچھا کیا سلاطین دوسرا ۵ باب آیت ۱۴۔

(۲) یوسف نے اپنے باپ یعقوب کو آنکھیں دیں۔ کتاب پیدائش ۴۶ باب آیت ۴ و ۳۰

(ج) تیسرا معجزہ تھوڑے طعام اور شراب کو بڑھا دینا ہے مگر یہ کام بھی بہت سے انبیاء سے ظہور پذیر ہوا بلکہ بعض نبی اسلام میں مسیح سے بھی بڑھے ہوئے ہیں دیکھو حوالے

(۱) ایلیا نے مٹھی بھر آٹے اور تھوڑے سے تیل کو بڑھایا کہ وہ سال بھر تک تمام نہ ہوا۔ سلاطین پہلا ۱۷ باب آیت ۱۳ تا ۱۶

(۲) الیسع نے بھی ذرا سے تیل کو اسقدر بڑھایا کہ گھر والوں کے پاس اسکے رکھنے کے لئے کوئی برتن باقی نہ رہا دیکھو سلاطین دوسرا باب ۴ آیت ۲-۶

(د) چوتھا معجزہ بغیر کشتی کے دریا پر چلنا ہے۔ یہ بھی صرف حضرت مسیح کا کام نہ تہا بلکہ موسیٰ نے اس سے بڑھکر معجزہ دکھایا

(۱) اپنے سمندر کو ایسی لاٹھی ماری کہ وہ پھٹ گیا۔ اور سمال پانی الگ الگ دونوں طرف کھڑا ہو گیا۔

(۲) یوشع نے دریا یردن کو خشک کر دیا دیکھو کتاب یوشع ۳ باب آیت ۱۷

(۳) ایلیا نے دریا کو دو ٹکڑے کر دیا دیکھو سلاطین دوسرا ۲ باب آیت ۸ تا ۱۵

دوسری جرح حضرت مسیح نے انجیل میں اپنے حواریوں کو فرمایا کہ اگر تم میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو تو تم میرے جیسے کام کر سکتے ہو۔ بلکہ مجھ سے بڑھکر۔ اب پادری صاحبان سے سوال ہے کہ اگر عظیم الشان معجزات کی وجہ سے آپ لوگ مسیح کو خدا مانتے ہیں تو پھر تمام حواریوں کو بھی شریک الوہیت ماننا چاہیئے کیونکہ انہوں نے بھی معجزات دکھلائے اور اگر آپ لوگ کہیں کہ حواریوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا تو ماننا پڑیگا کہ بقول مسیح ناصری حواریوں میں رائی کے برابر بھی ایمان نہ تہا۔

تیسری جرح مسیح نے انجیل میں صاف فرمایا ہے کہ میرے بعد بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہونگے جو ایسے ایسے بڑے معجزات دکھائینگے کہ ہو سکتا تو وہ کاملین کو دھوکے میں ڈالدیں لیکن تم انکے دھوکہ میں ہرگز نہ آنا۔ مسیح کے اس قول سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے نزدیک ایک جھوٹا آدمی بھی معجزات دکھا سکتا ہے تو پھر اے پادری صاحب معجزات الوہیت کا معیار کس طرح ہو سکتے ہیں اور معجزات دکھانے سے مسیح کی خدائی کسطرح ثابت ہو سکتی ہے

چوتھی جرح کتاب استثنا میں لکھا ہے کہ وہ نبی جو جھوٹا ہو اور پھر معجزے بھی دکھلاتا ہو اسکی پہچان یہ ہے کہ وہ قتل کیا جاویگا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح معجزے دکھلاتا تہا۔ اور وہ قتل بھی کیا گیا۔ اب یا تو یہ کہو کہ کتاب استثنا میں خدا نے موسیٰ سے ایک غلط معیار بیان کیا کیونکہ وہاں لکھا ہے کہ جھوٹا قتل ہوگا اور یہاں پر مسیح صادق راستباز قتل کیا گیا۔ اور یا یہ کہو کہ خداوند خدا باپ نے موسیٰ سے سچ بولا لیکن پھر مسیح کو غیر صادق ماننا پڑیگا۔ غرض پہلی صورت میں خدا باپ پر کذب کا الزام آئیگا اور دوسری صورت میں خدا بیٹا غیر صادق ٹھہریگا۔ اور دونوں میں عیسائیوں کو شکست ہے

مولوی محمد علی صاحب سے ایک ضروری سوال

مولوی محمد علی صاحب اپنے رسالہ "مسئلہ کفر و اسلام" صفحہ ۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

"جو شخص اللہ تعالےٰ کی توحید پر ایمان لاتا ہے تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے"

پھر صفحہ ۶ میں رقمطراز ہیں کہ

"وہ دائرہ اسلام سے اسوقت تک خارج نہیں ہوتا جب تک لا الہ الا اللہ کا انکار نہ کرے"

ان دونوں حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک دائرہ اسلام لا الہ الا اللہ ہے اور جب تک کوئی لا الہ الا اللہ کا انکار نہ کرے وہ دائرہ سے خارج نہیں ہو سکتا اسپر مولوی صاحب سے میرا ایک سوال ہے کہ رسول صلعم کا منکر دائرہ اسلام کے اندر ہے یا باہر۔

(۱) اگر کہو کہ دائرہ اسلام کے اندر ہے مگر ایک خاص حصہ کا کافر ہے تو میں پوچھونگا کہ پھر آنحضرت صلعم کے منکر اور مسیح موعود کے منکر میں فرق کیوں کرتے ہو جبکہ مسیح موعود کا منکر بھی دائرہ اسلام کے اندر ہے اور ایک خاص حصہ کا کافر ہے جیسا کہ آپ خود صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں۔

"مسیح موعود کا منکر بھی اس حصہ کا کافر ہے جس کا وہ انکار کرتا ہے"

اور اگر کہو کہ رسول صلعم کا منکر دائرہ کے اندر نہیں بلکہ دائرہ سے خارج ہے تو یہ بات آپ کے مسلمات کے خلاف ہے کیونکہ آپ کے نزدیک دائرہ صرف توحید الٰہی کا اقرار ہے جیسا کہ صفحہ ۴ پر آپ فرماتے ہیں کہ :-

"جب ایک شخص اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لے آتا ہے تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے"

ادہر ہم دیکھتے ہیں کہ توحید الٰہی کا مقر تو وہ یہودی بھی ہے۔ جو رسول صلعم کا منکر ہے۔

(۳) اور اگر آپ کہیں کہ دائرہ تو لا الہ الا اللہ ہی ہے۔ مگر رسول صلعم کا انکار ایسی خطرناک بات ہے جو انسان کو اس دائرہ سے خارج کر دیتی ہے۔ مگر جناب من میں کہونگا کہ یہ بات بھی آپ کے مسلمات کے خلاف ہے کیونکہ آپ کے نزدیک جبتک کوئی شخص لا الہ الا اللہ کا انکار نہ کرے وہ دائرہ اسلام سے کبھی خارج نہیں ہو سکتا خواہ اس سے کونسی حرکت ہی نہ ہو۔ جیسا کہ آپ صفحہ ۵ پر تحریر کرتے ہیں۔

"وہ دائرہ اسلام سے اسوقت تک خارج نہیں ہوتا جب تک لا الہ الا اللہ کا انکار نہ کرے"

ادھر ایک یہودی باوجود رسول صلعم کے انکار کے لا الہ الا اللہ کا انکار نہیں کرتا

غرض اگر رسول صلعم کے منکر کو دائرہ کے اندر والا کافر کہیں تو پھر ماننا پڑیگا کہ مسیح موعود کے منکر اور رسول صلعم کے منکر میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی فتوےٰ ہے جیسا کہ وہ دائرہ کے اندر رہکر ایک خاص حصہ کا کافر ہے اسطرح یہ بھی دائرہ کے اندر رہکر ایک خاص حصہ کا کافر ہے۔

اور اگر آنحضرت صلعم کے منکر کو دائرہ سے خارج تسلیم کرو۔ تو یہ آپ کے رسالہ کے خلاف ہے کیونکہ بقول آپ کے دائرہ سے صرف وہی شخص خارج ہو سکتا ہے جو لا الہ الا اللہ کا انکار کرے۔

سید محمد اسحٰق

قدامت روح و مادہ۔ مسئلہ تناسخ اس رسالہ میں حل کر دیا گیا ہے اور منشی برکت علی صاحب نے ان عقائد باطلہ کی تردید جدید عقلی و نقلی کر دی ہے یہ رسالہ بھی مختلف تقاریر کا مجموعہ ہے اور اسکی لکھوائی چھپوائی بہت دلاویز ہے اصلی قیمت ۵ر اور رعایتی ۴ر

ملنے کا پتہ :- دفتر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور

کلامِ حقانی

بتوں کو لات مار اللہ کو کر یاد حقانی
کہ ہے ایمان ان سنگین دلونکا [illegible]
بتوں کا حسن بالکل عارضی ہے اور ہے فانی
محبت انکی ذلت۔ دوستی انکی پشیمانی
وہ اگلی بت پرستی اس زمانے میں نہیں چلتی
نئی تہذیب پر ہوتی ہے دینداری کی قربانی
نہ فنّ سامری اب راہزن نے سحر بابل ہے
کہ یونیورسٹی کے ہال کی کافی ہے لسانی
سنے ہے کون نالے؟ چاہئے انگلش میں پکچر کر
اگر بلبل کو ہے تا گوشِ گل کچھ بات پہنچانی
نہیں گر آپ ایم اے۔ سرزمینِ ہند میں حضرت
نہیں سننے کے قابل آپکے اسرار قرآنی
نیا اک بت کدہ لاہور میں سنتے ہیں بنتا تھا
کہ تھا اسکی عمارت میں کچھ اندازِ مسلمانی
کمال اس کا یہ تھا دوکنگ سے [illegible] اسلام کی قبریں
اکھڑ کر۔ واں پڑے۔ لاہور سے۔ بنیادِ ایمانی
کھدا آئے جہاں میں جس قدر سونا ہو یا چاندی
کہ طرزِ سومنات اک تازہ صورت میں تھی نورانی
خدا کے فضل سے محمود احمد بت شکن اٹھا
کہ ہے اسکے قلم میں جوہرِ صمصام سلطانی
نہ رکھا ضربتِ الفضل نے تسمہ لگا باقی
دکھایا دودھ کا دودھ اسنے اور پانی کا سب پانی
حقیقت کی پڑی وہ چوٹ الباطل کا سر ٹوٹا
نظرِ طاغوت کو سب آئی اپنے گھر کی ویرانی
ہوئے جادوگروں کی رسیوں کے پیچ و خم ڈھیلے
عصائے موسوی نے جب دکھائی شکلِ ثعبانی
یدِ بیضا سے پھیلا نور وہ اقصائے عالم میں
ہوئی پیدائشِ ظلمت کو مشکل شکل دکھلانی
گرو گھنٹال سے چیلوں نے یہ کہہ کہکے رخصت لی
کہ اے چلتے ہیں۔ تیری ذات ہمنے آج پہچانی
حریمِ قدس سے جب اسلئے وے آپ نکلے تھے
جبھی سے فنکشن ہے آپکا اغوائے انسانی
نہ ہو محمود اور محمود ہو یہ ہو نہیں سکتا
کہ آدم سے محمد تک یہ ہے آئین سبحانی
انا خیر کہا تھا۔ اول الحساد نے بڑھکر
زمانہ تھا حسد کی آگ کا یہ قول شیطانی
نہ بھولیگا مجھے انا ظلمنا اپنے آدم کا
کہ توّابی نے بڑھکر چوم لی خاک کی پیشانی
ہمیشہ آدمیت کی ہے زینت خاکساری سے
یہ پتلا خاک کا آتش کی کیوں رکھتا ہے جولانی
بڑائی اور بلندی وصف ذات کبریائی ہے
یہاں سر وہ اٹھائے جس کو آخر منہ کی ہو کھانی
کہو۔ نادان ہوں دانا تو ہے اے دانِ دانش کا
جتائی اپنی دانائی یہاں ہے سخت نادانی
جبیں جبتک الٰہی سر پہ ہے دہلیز پر تیرے
ترے کوچے میں مٹے جب جانِ شوریدہ حقانی

ضرورت نبی، اسلام

معزز ناظرین! یہ دو رسالے جنکا حجم علی الترتیب ۲۴ و ۹۲ ہے ضرورت نبی میں منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیاب زندگی حاصل کرنے اور اللہ کی مرضیات پر اطلاع پانے کے لئے ایک رہبر ایک نبی کی ضرورت ہے اور پھر شناخت نبی کے کچھ طریق بتائے ہیں یہ رسالہ غیر مذاہب میں اسلام کی تبلیغ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اسکی قیمت بجائے ۲ر کے ۱ر کر دیگئی ہے۔

اسلام۔ بذریعہ تبلیغ پھیلا یا بزور شمشیر اس سوال پر ایک زبردست تقریر ہے جو منشی برکت علی صاحب نے انجمن اسلامیہ شملہ میں کی آپنے اس میں عقلی نقلی دلائل سے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے کہ دین اسلام کی ترقی محض قوت قدسیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و دلائل و براہین سے ہوئی نہ کہ شمشیر سے یہ مضمون بھی بہت مفید ہے اور بہت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپا گیا ہے اصل قیمت ۳ر تھی اب رعایتی ۲ر ہے

احیائے موتیٰ

حضرت مسیح کے مُردے زندہ کرنیکی حقیقت

نمبر

دوسرا واقعہ مُردہ زندہ کرنے کا یہ ہے جو یوحنا باب ۱۱ میں درج ہے۔ "مریم اور اس کی بہن مرتھا کے گاؤں بیت عنیا کا لعزر نام ایک آدمی بیمار تھا۔ یہ وہی مریم تھی جس نے خداوند پر عطر ڈال کر اپنے بالوں سے اس کے پاؤں پونچھے۔ اسی کا بھائی لعزر بیمار تھا۔ پس اس کی بہنوں نے اُسے کہلا بھیجا کہ اے خداوند دیکھ جسے تو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے۔ یسوع نے سُن کر کہا کہ **یہ بیماری موت کی نہیں بلکہ خدا کے جلال کے لئے ہے۔** تاکہ اس کے وسیلے سے خدا کے بیٹے کا جلال ظاہر ہو۔ اور یسوع مرتھا اور اس کی بہن اور لعزر سے محبت رکھتا تھا۔ پس جب اُس نے سنا کہ وہ بیمار ہے تو جس جگہ تھا وہیں دو دن اور رہا۔ پھر اس کے بعد شاگردوں سے کہا۔ آؤ پھر یہودیہ کو چلیں۔ شاگردوں نے اس کو کہا اے ربی ابھی تو یہودی تجھے سنگسار کرنا چاہتے تھے اور تو پھر وہاں جاتا ہے۔ یسوع نے جواب دیا۔ کیا دن کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے۔ اگر کوئی دن کو چلے تو ٹھوکر نہیں کھاتا۔ کیونکہ وہ دنیا کی روشنی دیکھتا ہے۔ لیکن اگر رات کو چلے تو ٹھوکر کھاتا ہے۔ کیونکہ اس میں روشنی نہیں۔ اس نے یہ باتیں کہیں۔ اور اس کے بعد ان سے کہنے لگا۔ کہ **ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن میں اُسے جگانے جاتا ہوں۔** پس شاگردوں نے اس سے کہا اے خداوند اگر سو گیا ہے تو بچ جائیگا۔ یسوع نے تو اس کی موت کی بابت کہا تھا مگر وہ سمجھے آرام کی نیند کی بابت کہا ہے۔ تب یسوع نے ان سے صاف کہہ دیا کہ لعزر مر گیا ہے۔ اور میں تمہارے سبب سے خوش ہوں کہ وہاں نہ تھا تاکہ تم ایمان لاؤ۔ لیکن آؤ ہم اس کے پاس چلیں۔ پس توما نے جسے توام کہتے تھے۔ اپنے ساتھ کے شاگردوں سے کہا کہ آؤ ہم بھی چلیں تاکہ اس کے ساتھ مریں۔ پس یسوع کو آکر معلوم ہوا کہ اُسے قبر میں رکھے چار دن ہوئے۔ اور بیت عنیا یروشلم کے نزدیک کوئی دو میل کے فاصلے پر تھا۔ اور بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو بھائی کے بارے میں تسلی دینے آئے تھے۔ پس مرتھا یسوع کے آنے کی خبر سنکر اس سے ملنے کو گئی۔ لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔ مرتھا نے یسوع سے کہا کہ اے خداوند اگر تو یہاں ہوتا۔ تو میرا بھائی نہ مرتا۔ اور اب بھی میں جانتی ہوں کہ جو کچھ تو خدا سے مانگیگا وہ تجھے دیگا۔ یسوع نے اُسے کہا **تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔** مرتھا نے اس سے کہا۔ میں جانتی ہوں کہ قیامت میں آخری دن جی اٹھیگا۔ یسوع نے اس سے کہا۔ **قیامت اور زندگی تو میں ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مرجائے تو بھی زندہ رہے گا۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مریگا۔** کیا تو اس پر ایمان رکھتی ہے اس نے اس سے کہا ہاں اے خداوند میں ایمان لا چکی ہوں کہ خدا کا بیٹا مسیح جو دنیا میں آنے والا تھا تو ہی ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور چپکے سے اپنی بہن مریم کو بُلا کر کہا کہ اُستاد یہیں ہے اور تجھے بُلاتا ہے۔ وہ سنتے ہی جلد اُٹھ کر اس کے پاس آئی یسوع ابھی گاؤں میں نہیں پہنچا تھا۔ بلکہ اسی جگہ تھا جہاں مرتھا اُسے ملی تھی۔ پس جو یہودی گھر میں اس کے پاس تھے۔ اور اُسے تسلی دے رہے تھے یہ دیکھ کر کہ مریم جلد اٹھ کر باہر گئی۔ اس خیال سے اس کے پیچھے ہو لئے کہ وہ قبر پر رونے جاتی ہے۔ جب مریم اس جگہ پہنچی۔ جہاں یسوع تھا اور اسے دیکھا تو اس کے قدموں پر گر کر کہا کہ اے خداوند اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔ جب یسوع نے اسے اور ان یہودیوں کو جو اس کے ساتھ آئے تھے روتے دیکھا تو دل میں نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا۔ وہ ایک غار تھا۔ اور اس پر پتھر دھرا تھا۔ یسوع نے کہا پتھر اٹھاؤ۔ اس مرے ہوئے شخص کی بہن مرتھا نے اس کو کہا اے خداوند اس میں سے تو اب بدبو آتی ہے کیونکہ اسے چار دن ہو گئے۔ یسوع نے اس کو کہا کہ میں نے تجھ سے کہا نہ تھا کہ اگر تو ایمان لائیگی تو خدا کا جلال دیکھیگی۔ پس انہوں نے اس پتھر کو اُٹھایا پھر یسوع نے آنکھیں اٹھا کر کہا۔ اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سن لی۔ اور مجھے تو معلوم تھا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ مگر ان لوگوں کے باعث جو آس پاس کھڑے ہیں میں نے یہ کہا۔ **تاکہ وہ ایمان لائیں کہ تو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔** اور یہ کہہ کر اس نے بلند آواز سے پکارا کہ اے لعزر نکل آ۔ جو مر گیا تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نکل آیا۔ اور اس کا چہرہ رومال سے لپٹا ہوا تھا یسوع نے ان سے کہا کہ اسے کھول کر جانے دو"۔

یہ واقعہ بھی صرف یوحنا کی انجیل کے صفحات کی رونق افزائی کا باعث ہے۔ اور باقی تینوں انجیلیں اس سے محروم ہیں۔ حالانکہ اگر اس کی نوعیت کو دیکھا جائے۔ تو یہ اس قابل تھا کہ ہر ایک انجیل میں ضرور درج ہوتا۔ اور حضرت مسیح کے ایسے خاص الخاص پیروؤں کی دور بین نظر سے پوشیدہ نہ رہتا جن کا کام ہی یہی تھا کہ عقل اور سمجھ سے بالاتر باتوں تک بھی رسائی حاصل کر کے اپنے خداوند کی شان کو بلند ثابت کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ لیکن انکی نظر کا اس بات تک نہ پہنچنا اور صرف یوحنا کے ہاتھ چڑھنا ہر ایک انسان کو اس کی صداقت کا اقبال کرنے سے روک دیتا ہے کیونکہ جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ متی۔ مرقس اور لوقا جیسے لوگوں نے اس کو نظر انداز کر دیا ہے تو اس کا انکار کرنا اور تسلی حاصل کر لیتا ہے۔ اب میں اس عبارت پر تنقیدی نظر ڈالتا ہوں (۱) جب حضرت مسیح کو لعزر کی بیماری کی خبر دیگئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ "یہ بیماری موت کی نہیں۔ بلکہ خدا کے جلال کے لئے ہے" اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے مرض کی شناخت کر کے یہ معلوم کر لیا تھا کہ اس کی وجہ سے لعزر مریگا نہیں۔ ہاں انہیں چونکہ اس بیماری کی حقیقت

کو معلوم کر لینے کا یقین کلی ہو گیا تھا۔ اسلئے یہ بھی کہدیا کہ یہ بیماری "خدا کے جلال کے لئے ہے" یعنی لوگ تم اس بیماری کی وجہ سے لعزر کو مُردہ سمجھ لینگے۔ لیکن دراصل وہ مرا نہیں ہوگا۔ اور اس کے نہ مرنے کی خبر چونکہ صرف مجھ ہی کو ہے۔ اسلئے جب میں اس کو باوجود لوگوں کے مُردہ سمجھنے کے اچھا کر دونگا۔ تو یہ میری صداقت کی ایک بڑی نشانی ہوگی۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو الہام کے ذریعہ بتا دیا ہو کہ لعزر کو فلاں بیماری ہوگی اور اس کی ایسی حالت ہو جائے گی۔ تم اس طرح اس کے متعلق کرنا۔ یہ خیال اس وقت بہت پختہ ہو جاتا ہے جبکہ ہم اس فقرہ کو پڑھتے ہیں کہ "یہ بیماری موت کی نہیں بلکہ خدا کے جلال کے لئے ہے" اب اگر یہ کہا جائے کہ لعزر پر اس بیماری کی وجہ سے "موت وارد ہو گئی تھی اور حضرت مسیح نے موت کے بعد اسے زندہ کیا ہے۔ تو یہ فقرہ غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ اس میں تو لکھا ہے کہ یہ بیماری موت کی ہے ہی نہیں لیکن جب یہی بیماری موت کی ہو گئی تو یہ کہاں درست رہا۔ پھر حضرت مسیح نے لعزر کی بیماری کا موت کی بیماری نہ ہونا خدا کے جلال کا نشان بتایا ہے نہ کہ لعزر کے مر کر دوبارہ زندہ ہو جانے کو خدا کا جلال قرار دیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ فقرہ اس طرح ہونا چاہیئے تھا کہ یہ بیماری موت کی ہے تاکہ لعزر کو مرنے کے بعد زندہ کیا جائے اور خدا کا جلال ظاہر ہو۔ لیکن ایسا نہیں ہے پس یہ فقرہ بتاتا ہے کہ لعزر کے جسم سے رُوح نہیں نکلے گی۔ بلکہ وہ بے ہوشی اور غشی کی حالت میں ہوگا۔"

(۲) حضرت مسیح کا باوجود لعزر کی بیماری کی خبر پا لینے کے جان بوجھ کر دو دن اسی جگہ ٹھہرے رہنا بتاتا ہے کہ انہیں اپنی پہلی بات پر پورا یقین اور بھروسا تھا کہ لعزر مریگا نہیں اور وہ اس لئے دو دن اور ٹھہرے تاکہ بیماری اپنی آخری حد تک پہنچ جائے۔ تب میں وہاں چلوں۔ اس لئے کسی کا حق نہیں ہے کہ پہلی بات کو لعزر پر موت وارد کر کے غلط قرار دینے کی جرأت کرے۔ پس لعزر پر موت آئی ہی نہیں

(۳) حضرت مسیح اپنے شاگردوں کو فرماتے ہیں "کہ ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن میں اُسے جگانے جاتا ہوں" اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ لعزر مرا نہیں تھا۔ بلکہ سو گیا تھا یعنے غشی کی حالت میں تھا ؛

(۴) جب لعزر کی بہن مرتھا نے حضرت مسیح کے آگے اپنے بھائی کے مرنے کا افسوس کیا تو انہوں نے فرمایا "تیرا بھائی جی اُٹھے گا" اس کے جواب میں مرتھا نے کہا "کہ میں جانتی ہوں کہ قیامت میں آخری دن جی اُٹھیگا" اس سے یہ کھلتا ہے کہ مرتھا کا یہ اعتقاد حضرت مسیح پر ہرگز ہرگز نہیں تھا کہ وہ مُردوں کو از سرنو زندہ کر لیا کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ یہ سمجھتی تو حضرت سے ایسے الفاظ نہ نکالتی کہ وہ قیامت کو جی اُٹھیگا۔ اور یہ بھی ایسی صورت میں جبکہ حضرت مسیح نے لعزر کے زندہ ہونے کے متعلق اُسے کہدیا تھا۔ پھر حضرت مسیح کا اس موقعہ اور محل پر یہ کہنا کہ "قیامت اور زندگی تو میں ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ ابد تک کبھی نہ مریگا" صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ نے مرتھا کو یہ تسلی دی ہو کہ اگر تمہارا بھائی مر ہی گیا ہے تو بھی وہ زندہ ہے۔ کیونکہ زندگی صرف اسی کا نام نہیں ہے کہ دنیا میں چلا پھرا جائے بلکہ مر کر بھی ایک نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ جو ابد تک کی ہوتی ہے۔ اور یہ انہوں نے اس لئے کہا کہ مرتھا کو یہ یقین تھا کہ اب میرا بھائی تو مر گیا ہے۔ اور مرا ہوا کوئی زندہ نہیں ہوا کرتا اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ زندہ کرے اس لئے حضرت مسیح جو فرماتے ہیں کہ وہ جی اُٹھے گا۔ یہ قیامت کے دن کے متعلق ہی ہے۔ حضرت مسیح نے اس کے اس عقیدہ کی تردید نہیں کی۔ بلکہ یہ فرما کر تائید کر دی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ وہ آپ بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ واقعہ میں جو کوئی مر جاتا ہے وہ کبھی زندہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں لعزر چونکہ مرا نہیں اس لئے وہ اچھا ہو جائے گا۔ میرے خیال میں یہ باتیں اس عبارت سے نکلتی ہیں جو لعزر کے مرنے کی نفی کرتی ہیں۔ باقی اگر وہ الفاظ ہیں۔ جن سے غلطی میں پڑنے کا ڈر ہو سکتا ہے تو ان کے متعلق وہی تین باتیں ہمارے پیش نظر ہونگی۔ جو میں نے ان واقعات کے پیش کرنے سے پہلے بیان کر دی ہیں۔ یہاں میں اثبات کی تائید میں کہ ہم انجیل کو محرف و مبدل کیوں مانتے ہیں اسی واقعہ کی عبارت سے ایک دو باتیں پیش کرتا ہوں۔ اوّل مرتھا نے حضرت مسیح کو کہا ہے کہ "اب بھی میں جانتی ہوں کہ جو کچھ تو خدا سے مانگیگا۔ وہ تجھے دیگا" اس سے یہ نکالا جاتا ہے کہ اس نے یہ کہا کہ اگر خدا سے آپ میرے بھائی کی زندگی مانگینگے تو وہ دیدیگا۔ لیکن جب حضرت مسیح نے اسے یہ کہا ہے کہ تیرا بھائی جی اُٹھے گا تو اس نے کہا کہ "میں جانتی ہوں کہ قیامت کو آخری دن جی اُٹھے گا" گویا یہ کہہ کر اس نے اپنی پہلی بات کی تکذیب کر دی ہے کہ اب دنیا میں زندہ ہو کر نہیں آئیگا۔ اور دونوں باتیں ایک دوسری کی متناقض ہیں جو کہ ایک الہامی کتاب کی شان کے بالکل خلاف ہے۔ دوم لکھا ہے "اس نے بلند آواز سے پکارا کہ اے لعزر نکل آ جو مر گیا تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں باندھے ہوئے نکل آیا" یہاں سوال ہوتا ہے کہ جب اس کے پاؤں بھی باندھے ہوئے تھے تو وہ قبر سے باہر کس طرح نکل آیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کوئی ایسی طاقت پیدا ہو گئی تھی کہ پاؤں باندھے ہوئے بھی چل سکتا تھا۔ تو پھر حضرت مسیح نے یہ کیوں کہا کہ "اسے کھول کر جانے دو" اگر وہ ہاتھ پاؤں باندھے ہوئے گاؤں میں جاتا تو اس سے لوگوں پر اور زیادہ اثر پڑتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ پس جب اس کے باہر چلنے کے لئے اس کے پاؤں کو کھولنے کی ضرورت تھی تو اس کے قبر سے نکلنے کے لئے بھی پاؤں کے کھولنے کی ضرورت تھی۔ مگر عبارت اس کے خلاف وہ بات کہتی ہے۔ جو ناقابل قبول ہونے کے ساتھ ہی اپنی صداقت کو بھی جواب دیتی ہے۔ پس جب اس عبارت میں ایسی باتیں ہیں تو ہمیں اس کے تمام و کمال صحیح ماننے کے لئے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ اور جب ہم نے اس سے ایسی باتیں نکال کر پیش کر دی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ لعزر پر موت وارد ہی نہیں ہوئی تو حضرت مسیح کا اس کو زندہ کرنے کے کیا معنے ؟ پس ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اب دونوں قسم کی عبارتوں کو تطبیق دینا ان لوگوں کا کام ہے جو اس عبارت کو الہامی مانتے ہیں ؛

Digtized by Khilafat Library

دعوت الی الخیر

(۱)

ایک دہریہ اور ایک یہودی کا مشرف بہ اسلام (یعنی احمدی) ہونا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

میں ووکنگ میں آیا ہوا ہوں۔ یہاں دو جگہ لیکچر ہوں گے۔ ایک جمعہ کے دن۔ اور دوسرا اتوار کے دن۔ مسٹر × × × × × کی نسبت میں نے اس سے پہلے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ نوجوان اب پھر مسلمان ہو گیا ہے۔ یہاں بعض لوگوں کا اس پر بد اثر پڑا تھا۔ کہ دہریہ ہو گیا۔ اور جب پہلی دفعہ میں نے ووکنگ میں لیکچر دیا۔ تو میرے لیکچر کے بعد اس نے بحیثیت دہریہ ہونے کے مجھ پر بہت سے سوال بھی کئے۔ بلکہ حضرت صاحب کی جنگ۔ اور زلازل کے متعلق جو پیشگوئیاں تھیں۔ اسکا اسکے دل پر ایسا اثر ہوا۔ کہ اب وہ بارہ پھر مسلمان ہو گیا ہے۔

یہودی نوجوان کی نسبت جو میں نے لکھا تھا۔ وہ بھی تین چار دن ہوئے۔ آخر مسلمان ہو گیا۔ اور اسنے اپنے مسلمان ہونے کا **اعلان** کر دیا۔ اسکا نام **محمد سلیمان** رکھا گیا ہے۔ غالباً محمد سلیمان نے مولوی شیر علی صاحب کو خط لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ احمدیہ سب اللہ تعالےٰ کی نصرت کے بغیر ناممکن تھا۔ حضور مسٹر وڈکان اور ووکنگ مسٹر ہولڈن اور بعض دیگر اشخاص کے مسلمان ہونے کے لیے بھی دعا فرما دیں۔ جماعت کی خدمت میں بھی عرض کریں۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ سوائے دعا کے یہ لوگ مسلمان نہیں ہوتے۔ میری صحت اچھی ہے۔ اور میں نے کہ پہلے خدمت میں عرض کیا گیا تھا۔ مہ پونڈ ماہوار پر ایک انگریز ساتھ کام کرنیکے لیے رکھا گیا ہے۔ پھر دعا کے لیے عرض کرتا ہوں ✦ (دستخط محمد)

مختلف خبریں

عراق عرب کی جنگ:۔ شملہ ۲ جون۔ کرنل ۔۔۔ کلوکم نے ۱۴ پونڈ گولہ پھینکنے والی ۳ توپیں مکمل ساز و سامان سمیت چھین لیں نیز ۲۴۲ قیدی گرفتار کئے جن میں زخمی بھی شامل تھے ✦ یکم جون کو بھی جنگی کارروائی جاری رہی۔ غنیم دریائے دجلہ کے اوپر کو پوری طرح سے پسپا ہو رہا ہے۔ غنیم اپنے بہت سے خیمے لگے لگائے چھوڑ گیا۔

شملہ ۳۔ جون اوپر کو جو تعاقب شروع کیا تھا اس کے مزید حالات موصول ہوئے ہیں۔ ایک ترکی سٹیمر دو جنبل ۔۔۔ عظیم اور ملکے جہاز اور ۳ دیسی کشتیاں غرق کر دی گئی ہیں علاوہ ۔۔ ۳ قیدی کی ہمارے ہاتھ آئے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک ڈوڈ کہ جس میں ۳ میدانی توپیں۔ سامان حرب اور ایک بحری سرنگ تھی۔ ہمارے ہاتھ آئی ✦

لندن یکم جون۔ ترکی اسیر جو گیلی پولی سے قاہرہ میں پہنچے ہیں تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ترکی نقصانات نہایت شدید ہیں اور بعض فوجوں کی رجمنٹیں تباہ ہو گئی ہیں۔ افسروں کا بھی خاص طور پر بہت نقصان ہوا ہے ✦

جنرل لیمان وان سانڈرس نے حکم دیا تھا کہ فرنچ پیش مورچوں پر ہلہ کرو۔ مگر ترکوں کو بندوک سنگین اور خالی میگزین دے کر حملہ کرنا پڑا۔ متحدہ افواج کی مشین گنوں نے کئی مرتبان کا پتہ لگایا۔ تین ہزار آدمیوں میں سے صرف ۱۲۰ باقی بچے ✦

ایک عرب افسر کہتا ہے کہ دو ہفتہ گزرے جب میں گرفتار ہوا تھا۔ تو ہمارے چالیس ہزار آدمی ضائع ہو چکے تھے جو دانی کلیدار زمیں خاص طور پر ہلاک ہوئیں ✦

لندن۔ ۳۔ جون۔ برطانی آبدوز کشتیاں بحیرہ مارمورا میں کام کر رہی ہیں جو ان باربرداری کا جہاز خلیج پنڈرمہ میں غرق کر دیا گیا۔

قسطنطنیہ کا استحکام:۔ ایتھنز ۳۔ جون۔ ترک قسطنطنیہ کو مستحکم کر رہے ہیں۔ باہر بندر پر بلغاری حملہ کا خوف دامنگیر ہے بلغاری طالب علم قسطنطنیہ سے واپس بلائے گئے ہیں ✦

پرزیمسل کے نواح میں عظیم جنگ ہو رہا ہے آسٹرین اور جرمن ہراول دریائے سان کے کنارے پر جارحانہ کارروائی کر رہے ہیں۔ اور روسیوں کے ابتدائی حملے تمام کے تمام شدید نقصان کے بعد پسپا کر دئے گئے ہیں ✦

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہوا ہے آپنے اس کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پڑبال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ ۶ قسم دوم ۴ سوم ۲ اصلی ممیرا کی قیمت فی تولہ ہے ✦ ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاص کر جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید ہے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم۔ ریاح و دافع بواسیر جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و خوخیت فساد ہضم و خارش کرم شکم و غیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں ✦

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم اور ہر رنگ مشہدی۔ پشاوری بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ سوتی۔ ٹسری اور سفید جالی ہر قیمت کے مل سکتے ہیں ✦

المشتہر **احمد نور**۔ کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور ✦

تحفۃ الملوک

جسمیں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک خاص اب کی بناء پر ایک والئی ریاست کو نہایت دل آویز اور دلکش پیرائے میں تبلیغ فرمائی ہے۔ علاوہ مضمون کی لطافت کے اس کی لکھائی اور چھپائی میں بھی ایک غیر معمولی طور پر صفائی اور عمدگی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ تقطیع کلاں کاغذ چکنا اور عمدہ۔ قیمت کاغذ درجہ اول کی صرف ۴ اور کاغذ درجہ دوم صرف ۲ ہے۔ احباب بہت جلد دفتر ترقی اسلام سے طلب کریں ✦

چھپ گئی

کتب حضرت مسیح موعود و تصانیف بزرگان سلسلہ کی مکمل فہرست ✦

(المشتہر **محمد یامین** تاجر کتب قادیان دارالامان)